علمائے اہل سنت کی نظر میں یزید

امام المناظرین حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیپلز کالونی گوجرانوالہ

Mob: 0333-8173630

علمائے اہل سنت کی نظر میں یزید

امام المناظرین حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اویسی بک سٹال
جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ﷺ پیپلز کالونی گوجرانوالہ
Mob: 0333-8173630

نام کتاب: علمائے اہل سنت کی نظر میں یزید

مصنف: امام المناظرین حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دتہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

اشاعت: پنجم: ۲۶ جنوری ۲۰۰۶

صفحات ۴۸

تعداد ۱۱۰۰

ہدیہ ۲۰ روپے

ناشر: اویسی بک سٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ

بااہتمام: شیخ محمد سرور اویسی mob :0333-8173630

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور شبیر برادرز لاہور، قادری رضوی کیسٹ ہاؤس دربار مارکیٹ لاہور۔
رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں مکتبہ فیضان اولیاء کاموکے
کرمانوالہ بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور۔ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور۔
مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ مسلم کتابوی لاہور مکتبہ جمال کرم لاہور۔



فہرست

پیش لفظ

دنیا میں دین و مذہب وہی غالب رہ سکتا ہے جو حق ہو۔ باطل ہمیشہ مغلوب ہی رہا ہے اور رہے گا۔ اسی لیے عیسائی اپنے مذہب کی تبلیغ تو ضرور کرتے ہیں لیکن بر سرِ عام دینِ اسلام کو جھٹلانے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اسی طرح غلام احمد قادیانی کی امت اپنے نبی کی سیرت پر بر سرِ عام آج تک کوئی جلسہ نہ کر سکی۔ بعینہٖ گستاخانِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بدگو دیگر اولیاء اکرام کی تنقیص کرنے والے اپنی باطنی خباثت کا اظہار منظرِ عام پر آکر ہرگز ہرگز نہیں کر سکتے۔ یہ ان گروہوں کے باطل پرست ہونے کی بین دلیل ہے۔ گھر بیٹھ کر اپنے جغادریوں کی گستاخیوں کی تاویلیں ہر کوئی کر لیتا ہے مگر میدان میں نکلنا کارِ دارد۔

اسی طرح خارجی ٹولہ جو کہ اہلِ بیتِ اطہار علی جدھم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا بدترین دشمن ہے لیکن یہ لوگ کھلے بندوں اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم کی خداداد شوکت کے خلاف ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لا سکتے البتہ یزید پلید کو امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین نیک پاک حکمران ثابت کرنے کی بے سود کوشش

کرتے ہیں۔ کیونکہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو براہِ راست باغی کہنا تو انتہائی مشکل ہے لیکن جب بے علم عوام کے دلوں میں یزید کے خلیفہ راشد ہونے کا خیال جما دیا جائے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے دلوں میں خواہ مخواہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ خلیفہ راشد کی اطاعت نہ کرنے والا بدترین باغی ہے۔ یہ اوراق سیاہ کرنے سے صرف یہ مقصد ہے کہ یزید کی تصویر جیسی ہے ویسی ہی عوام کو دکھلا دی جائے۔

فقط

محمد اللہ دتا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْمُصْطَفٰى وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِيَائِهِ الْاَتْقِيَاءِ۔

امابعد! دُنیا میں دین تو اور بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا مقبول اور پسندیدہ دین صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں خود فرماتا ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ یعنی دین حق اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ لہٰذا اسلام کے سوا کسی اور دین کو حق سمجھنا قرآن کریم کا انکار کرنا ہے۔ بانیٔ اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کے تمام فرقوں میں سے ایک ہی گروہ حق پر ہوگا۔ ارشاد گرامی ملاحظہ ہو۔

تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ۔ [1]

میری امت کے تہتر گروہ ہوں گے سوائے ایک گروہ کے باقی سب جہنمی ہیں۔ لوگوں نے پوچھا، وہ ایک کون ہوگا فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جنتی گروہ وہ ہوگا جن کے اعمال اور عقائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق ہوں گے اور صحابہ کرام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' علیکم بسنتی '' یعنی تم میری سنت کو لازم پکڑو۔ معلوم ہوا کہ سب صحابہ کرام اہل سنت ہی تھے اور یہ ہی ایک

---

[1] مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰ سطر ۱۶ مطبوعہ اصح مطابع کراچی

مذہب حق ہے باقی سب نوپید اور باطل ہیں۔ مزید تسلی اور تشفی کے لیے حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْعَتِیْقِیْ وَ عَلِیُّ بْنُ الْمُحْسِنِی الْقَاضِیْ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ الْعَلَّافِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الدُّوْرِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ قُدَامَۃَ الْجَزَرِیُّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مَیْسَرَۃَ بْنِ عَبْدِ رَبِّہٖ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْھُھُمْ فَاَھْلُ الْبِدَعِ وَالْاَھْوَاءِ وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْھُھُمْ فَاَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ۔[1]

یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اہلِ بدعت اور اہلِ ہوا کے چہرے قیامت کے دن سیاہ ہوں گے اور اہلِ سنّت وجماعت کے چہرے سفید ہوں گے۔

اس حدیث شریف کو سیدی حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تین سندوں[2] سے ذکر کیا ہے۔

غیر مقلد وہابیوں کے امام قاضی شوکانی لکھتے ہیں:

اَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَ الْخَطِیْبُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ

ابن ابی حاتم اور خطیب نے ابن عباس سے (یوم تبیض وجوہ) کی تفسیر نقل کیا

---

[1] تاریخ بغداد خطیب بغدادی جلد ۷ ص ۳۷۹ سطر ۶ تا ۱۱ [2] دیکھئے تفسیر دُرِّ منثور جلد ۲ ص ۶۳ سطر ۶ تا ۱۱

(یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ) وُجُوْہُ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَھْلِ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَۃِ وَاَخْرَجَہٗ اَلْخَطِیْبُ وَالدَّیْلَمِیْ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا وَاَخْرَجَہٗ اَیْضًا مَرْفُوْعًا اَبُوْنَصْرِنِ السِّجْزِیُّ فِی الْاِبَانَۃِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ؎

ہے کہ سفید چہرے اہل سنت و جماعت کے اور سیاہ چہرے بدعتیوں اور گمراہوں کے ہوں گے اس حدیث کو خطیب اور دیلمی نے ابن عمر سے مرفوعًا بھی نقل کیا ہے اور اسی طرح ابونصر سجزی نے ابانت میں ابوسعید سے بھی مرفوعًا نقل کیا ہے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مندرجہ بالا ارشادات سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو قیامت کے روز کالا منہ ہونے سے بچنے کے لیے عقائد اور اعمال کے اعتبار سے تمام بدعتی ٹولوں سے علیحدگی حاصل کر کے اہل سنت وجماعت کا ساتھ دینا چاہیئے۔ قرآن مجید بھی ایمانداروں کو اسی کی طرف راہ دکھاتا ہے کہ اے اہل اسلام نماز کے اندر مجھ سے انبیاء اور اولیاء کے راستے کی بھیک مانگو۔ یہی صراطِ مستقیم ہے لہذا ہم اسی بات کو لازم پکڑتے ہوئے یزید کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اکرام اور دیگر علماء وارثین اہل سنت کے ارشادات ہی پیش کریں گے تاکہ جو بلاک ہو وہ دیدہ دانستہ ہو۔

یزید کا مختصر اور ضروری تعارف

یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ بْنُ اَبِیْ

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ یزید

؎ تفسیر فتح القدیر جلد ۱ صفحہ ۳۷۱ سطر نمبر ۷ تا ۹

سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ اَبُوْ خَالِدٍ وُلِدَ فِیْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ ۔ ١

بیٹا معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس ہے۔ کنیت اس کی ابو خالد ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں پیدا ہوا تھا۔

یہ ہی حافظ عسقلانی فرماتے ہیں

قَدْ اَبْطَلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّہٗ وُلِدَ فِی الْعَهْدِ النَّبَوِیِّ ٢

یہ بات بالکل باطل ہے کہ یزید کی ولادت عہد نبوی میں ہوئی ہے۔

لہذا قصہ گو حضرات جو بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے کندھے پر یزید کو اٹھائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی پر جہنمی سوار ہے۔ یہ بالکل بے اصل اور موضوع (من گھڑت) قصہ ہے۔

عالم ما کان وما یکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان

حدیث نمبر ١

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عبیدہ بن جراح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری

١ تہذیب التہذیب لابن حجر العسقلانی جلد ١١ صفحہ ٣٦٠ سطر ١٥
٢ لسان المیزان جلد ٦ صفحہ ٢٩٣ سطر ١٧

لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ اُمَّتِیْ قَائِمًا بِالْقِسْطِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَوَّلُ مَنْ یَثْلِمُہٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ۔ [1]

امت کا معاملہ عدل وانصاف پر قائم ہو گا۔ یہاں تک کہ رخنہ اندازی کرنے والا پہلا شخص بنی اُمیہ سے ہوگا اور نام اس کا یزید ہوگا۔

ضروری وضاحت

صواعق محرقہ عربی ابن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ ص۲۱۹ سطر۲ لیکن سند اس حدیث شریف کی ضعیف ہے اور وہ یہ ہے۔

قَالَ اَبُوْ یَعْلٰی فِیْ مُسْنَدِہٖ حَدَّثَنَا الْحَکَمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ مَکْحُوْلٍ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

محدث ابو یعلیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث سنائی حکم بن موسیٰ نے اُن کو ولید نے ان کو اوزاعی نے ان کو مکحول نے اور ان کو ابو عبیدہ بن جراح نے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

صاحب مجمع الزوائد فرماتے ہیں۔

رجال یعنی راوی اس حدیث کے سب پکے ہیں۔ صرف یہ ہے کہ مکحول کی ابو عبیدہ بن جراح سے ملاقات نہیں ہوئی۔ [2]

---

[1] مجمع الزوائد جلد ۵ ص۲۴۱ سطر۲۲، لسان المیزان جلد ۶ ص۲۹۴ سطر۱۱ تاریخ الخلفاء عربی السیوطی رضی اللہ عنہ ص۱۳۲ سطر۱

[2] و لسان المیزان جلد ۶ ص۲۹۴ سطر۱۱ [3] مجمع الزوائد جلد ۵ ص۲۴۲ سطر۱

حدیث نمبر۲

اَخْرَجَ الرُّوْیَانِیُّ فِیْ مُسْنَدِہٖ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوَّلُ مَنْ یُّبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ[1]

محدث رویانی نے اپنی مسند میں ابو درداء سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے طریقہ کو بدلنے والا سب سے پہلا شخص بنی اُمیہ میں سے ہے اور نام اس کا یزید ہوگا۔

یہ دو ارشاد گرامی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یزید کے متعلق ہیں۔اب قارئین خود فیصلہ فرمادیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور یزید کو امیرالمومنین رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہنے اور لکھنے والوں میں سے کون اس قابل ہے کہ اُسے جھٹلایا جائے۔یزید کے عاشق صادق خود فیصلہ فرمادیں کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے معاملہ میں رخنہ ڈالنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کو بدلنے والا ہو۔وہ تم مقلد اور غیرمقلد وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت کا مستحق بنے تو بدعتی ہونے کا فتویٰ کن کے متعلق ہے۔سنّت کے خلاف عقیدہ تم لوگ رکھو اور بدعتی دوسروں کو کہتے ذرا بھی نہ شرماؤ۔

---

[1] تاریخ الخلفاء عربی للسیوطی ص۱۴۲ سطر۳، صواعق محرقہ لابن حجر المکی ص۲۱۹ سطر۹

حدیث نمبر ۳

قَالَ الْحَافِظُ اَبُوْ یَعْلٰی حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ثَنَا کَامِلٌ اَبُو الْعَلَاءِ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ سَنَةِ سِتِّیْنَ وَاِمَارَةِ الصِّبْیَانِ[1]

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سن ساٹھ (ہجری) سے اللہ کی پناہ مانگو اور بچوں کی حکمرانی سے۔

البدایۃ و النہایۃ میں غلطی سے لفظ "ستین" کی جگہ "سبعین" لکھا گیا دلیل اس کی یہ ہے کہ:

حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ یوں دُعا فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ رَأْسِ السِّتِّیْنَ وَاِمَارَةِ الصِّبْیَانِ۔

اے اللہ میں تجھ سے سن ساٹھ کی ابتدا اور بچوں کی حکمرانی سے پناہ مانگتا ہوں۔

پھر فرماتے ہیں:۔

فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ فَتَوَفَّاهُ لَهٗ سَنَةَ تِسْعٍ وَّخَمْسِیْنَ وَکَانَتْ وَفَاتُهٗ

پس اللہ نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور اُن کو سنہ ۵۹ میں وفات دے دی

[1] البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صہ ۲۳۱ سطرا

مُعَاوِيَةَ وَوِلَايَةَ ابْنِهٖ سَنَةَ سِتِّيْنَ فَعَلِمَ اَبُوْهُرَيْرَةَ بِوِلَايَةِ يَزِيْدَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ فَاسْتَعَاذَ مِنْهَا لِمَا عَلِمَهٗ مِنْ قَبِيْحِ اَحْوَالِهٖ بِوَاسِطَةِ اِعْلَامِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَالِكَ ۔[1]

معاویہ کی وفات اور اس کے بیٹے کی حکومت سن ساٹھ میں ہوئی۔ پس ابوہریرہ نے یزید کی حکومت کو اس سن میں جان لیا تھا۔ پس آپ نے اُس سے پناہ مانگی کیونکہ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یزید کی حکومت کی بُرائیاں بتادی تھیں۔

اس حدیث نمبر ۳ سے یزید کی حکومت کی مذمت بھی ثابت ہوگئی اور ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہوگیا کہ صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بالخصوص سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کی حکومت سے پناہ مانگتے تھے۔

اہلِ مدینہ اور یزید

اَخْرَجَ الْوَاقِدِيُّ مِنْ طُرُقٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيْلِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا خَرَجْنَا عَلٰى يَزِيْدَ حَتّٰى خِفْنَا اَنْ نُرْمٰى بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَاءِ اَنَّ رَجُلًا يَنْكِحُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَالْبَنَاتِ ۔

واقدی کئی سندوں سے اس روایت کو لائے ہیں کہ عبداللہ بن حنظلہ بن غسیل کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم نے اسوقت تک یزید پر خروج نہیں کیا یہاں تک کہ ہمیں خوف ہوگیا کہ اگر ہم نے اس کی

[1] صواعق محرقہ ص۲۱۹ سطر ۱۶ تا ۱۹

وَالْاَخَوَاتِ وَیَشْرَبُ الْخَمْرَ وَیَدَعُ الصَّلٰوۃَ۔[1]

بیعت نہ توڑی تو کہیں ہم پر آسمان سے پتھر نہ برس پڑیں۔ یزید امہات اولاد اور بنات و اخوات سے نکاح کرنیوالا شرابی اور تارکِ صلوٰۃ انسان ہے۔

خاتم الحفاظ سیدی سیوطی اور حافظ ابن حجر مکی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"۶۳ سنہ ہجری میں یزید کو خبر ملی کہ اہل مدینہ نے اس کی بیعت فسخ کر دی ہے اور اس سے باغی ہو گئے ہیں۔ اس نے فوراً ایک لشکر جرار ان سے لڑنے کے لیے روانہ کیا اور کہا ان سے لڑنے کے بعد مکہ میں جا کر ابن زبیر (رضی اللہ عنہ) سے جنگ کریں۔ چنانچہ مدینہ کے باب طیبہ پر جنگ حرّہ ہوا۔ اور جنگ بھی کیسے ہوا کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جو اس لشکر کے گزند سے محفوظ رہا ہو۔ بہت سے صحابہ اور دیگر لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے۔ مدینہ منورہ کو لوٹا گیا اور ایک ہزار لڑکیوں کا ازالہ بکارت کیا گیا۔"[2]

حفاظ حدیث کا یہ بیان بھی ذہن میں رکھیں اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی سنیں۔ فرماتے ہیں:۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ اَنَّ سائب بن خلاد کہتے ہیں کہ رسول اللہ

---

[1] تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۱۴۲ سطر ۱۴ تا ۱۶ [2] تاریخ الخلفاء اردو ص ۲۴۲ صواعق محرقہ عربی ص ۲۱۹

تاریخ الخلفاء عربی ص ۱۴۲ سطر ۷ تا ۱۱

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَافَ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ ظُلْمًا اَخَافَہُ اللّٰہُ وَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ؎

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اہل مدینہ کو ظلم کا خوف دلایا اللہ تعالیٰ اُسے خوفزدہ کرے گا اور اس پر اللہ کی لعنت اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی۔ قیامت کے روز اس کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔

اس حدیث شریف کو امام احمد بن حنبل نے مسند شریف میں چار طریقوں سے نقل فرمایا ہے جس سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ اہلِ مدینہ کو خوف دلانے والے لعنتی کی کوئی نیکی قبول نہیں۔

امام کبیر ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ اور یزید

قبل اس کے کہ امام کبیر رضی اللہ عنہ کی تاریخ سے ہم یزید کے متعلق اقتباسات نقل کریں۔ ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا ذکر ضروری ہے کیونکہ خارجی لوگ اس جلیل القدر امام کی بات کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ ابن جریر طبری بدترین شیعہ ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِیْرِ بْنِ یَزِیْدَ الطَّبَرِیُّ الْاِمَامُ الْجَلِیْلُ الْمُفَسِّرُ اَبُوْجَعْفَرٍ ..... اَقْذَعَ اَحْمَدُ بْنُ

محمد بیٹے جریر بیٹے یزید طبری کے جلیل القدر امام ہیں۔ آپ کی کنیت ابوجعفر ہے آپ کے حق میں حافظ احمد بن علی

؎ مسند احمد شریف جلد ۳ صہ ۵۵ سطر ۲۵

عَلِیِّ بْنِ السُّلَیْمَانِیِّ الْحَافِظِ فَقَالَ کَانَ یَضَعُ لِلرَّوَافِضِ کَذَا قَالَ السُّلَیْمَانِیُّ وَھٰذَا رَجْمٌ بِالظَّنِّ اَلْکَاذِبِ بَلْ اِبْنُ جَرِیْرٍ مِنْ کِبَارِ اَئِمَّۃِ الْاِسْلَامِ لہٗ

سلیمانی نے بدکلامی کی ہے۔ کہا ہے کہ ابن جریر رفیقوں کے لیے جھوٹ گھڑا کرتے تھے اور ایسا ہی سلیمانی نے کہا ہے یہ ایک جھوٹا ظن ہے بلکہ ابن جریر اسلام کے اکابر ائمہ میں سے ہیں۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

کَانَ مِنْ اَکَابِرِ اَئِمَّۃِ الْعُلَمَاءِ وَیُحْکَمُ بِقَوْلِہٖ وَیُرْجَعُ اِلٰی مَعْرِفَتِہٖ وَفَضْلِہٖ۔ ٹہٗ

ابن جریر علماء کے بڑے بڑے اماموں میں سے ایک ہیں آپ کے قول پر فیصلہ دیا جاتا ہے اور آپ کے فضل و معرفت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

یہ ہی حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

وَدُفِنَ فِیْ دَارِہٖ لِاَنَّ بَعْضَ الْحَنَابِلَۃِ وَرِعَاعِھِمْ مَنَعُوْا مِنْ دَفْنِہٖ نَھَارًا وَنَسَبُوْہُ اِلَی الرَّفْضِ وَالْجَھَلَۃُ مَنْ رَمَاہُ

آپ اپنے گھر میں دفن کیے گئے کیونکہ حنبلیوں میں سے بعض عوام ذلیل اور کمینوں نے آپ کو دن میں دفن نہ کرنے دیا اور وہ آپ کو رافضی

لہ لسان المیزان جلد ۵ ص۱۰۰ سطر ۸ تا ۱۸ ٹہ البدایۃ والنہایۃ جلد ۱۱ ص۱۴۵ سطر ۲۲

بِاِلْحَادٍ وَحَاشَاہُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔ [1]

کہتے تھے اور بعض جاہلوں نے آپ کو ملحد بھی کہا ہے آپ اِن تمام بہتانوں سے پاک تھے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ يَزِيْدَ الطَّبَرِيُّ الْاِمَامُ الْجَلِيْلُ الْمُفَسِّرُ اَبُوْجَعْفَرٍ ثِقَةٌ الصَّادِقُ۔ [2]

محمد بن جریر بن یزید الطبری، امام جلیل مفسر ابو جعفر ثقہ اور صادق ہیں۔

یہ تھا بیان امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق تاریخ طبری میں اکثر روایات لوط بن یحیٰی ابو مخنف سے لاتے ہیں، خارجی لوگ اس کے متعلق بھی غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابو مخنف کو ائمہ جرح وتعدیل نے کذاب کہا ہے۔ یہ بات سراسر غلط ہے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

قال الدارقطنی ضعیف یعنی دار قطنی کہتے ہیں کہ ابو مخنف ضعیف ہے۔ [3]

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

قال الدارقطنی ضعیف وقال یحییٰ بن معین لیس بثقۃ یعنی دار قطنی کہتے ہیں

---

۱ البدایۃ والنہایۃ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۶ سطر ۲۴ ۲ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۹۸ ۳ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۲

کہ ابو مخنف کمزور ہے اور ابن معین کہتے ہیں کہ ابو مخنف پختہ راوی نہیں ہے[1]

حافظ ابن کثیر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ تحریر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

اَكْثَرُهُ مِنْ رِوَايَةِ اَبِي مِخْنَفٍ لُوْطِ بْنِ يَحْيٰى وَقَدْ كَانَ شِيْعًا وَهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ عِنْدَ الْاَئِمَّةِ وَلٰكِنَّهُ اَخْبَارِيٌّ حَافِظٌ عِنْدَهُ مِنْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ مَا لَيْسَ عِنْدَ غَيْرِهِ۔[2]	امام حسین کی شہادت کی روایات اکثر ابو مخنف سے ہیں اور وہ شیعہ تھا اور حدیث میں ضعیف ہے ائمہ کے نزدیک لیکن تاریخ کا حافظ ہے تاریخی معلومات اس جیسی کسی اور کو نہیں۔

ابو مخنف کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ ہی بات ہے کہ وہ ضعیف ہے۔ یہ بات ائمہ حدیث کے نزدیک بالکل مسلّم ہے کہ ضعیف راوی کی روایت احکام میں حجت نہیں البتہ فضائل و اعمال میں مقبول ہے۔

علی بن برہان الدین الحنبی صاحب سیرۃ حلبیہ فرماتے ہیں:

لَا يَخْفٰى اَنَّ السِّيَرَ تَجْمَعُ الصَّحِيْحَ وَالسَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْبَلَاغَ وَالْمُرْسَلَ وَالْمُنْقَطِعَ وَالْمُعْضَلَ دُوْنَ	یہ بات مخفی نہیں کہ سیرۃ (تاریخ) کی کتابوں میں صحیح، سقیم، ضعیف، بلاغ، مرسل، منقطع، معضل، یہ سب قسم کی احادیث مقبول ہیں سوائے

[1] لسان المیزان جلد ۴ صفحہ ۴۹۲ [2] البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صفحہ ۲۰۲ سطر ۴

اَلْمَوْضُوعَۃ ۔ موضوع کے۔

اسی لیے تاریخ میں ابو مخنف کو کسی نے بھی رد نہیں کیا۔ اب ہم امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے یزید کے متعلق ایک صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں۔

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ

جب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک یزید کے سامنے رکھا گیا تو یزید اپنی چھڑی کو امام عالی مقام کے لبوں پر مارنے لگا۔

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْبَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیُّ اَتَنْکُتُ بِقَضِیْبِکَ فِیْ ثَغْرِ الْحُسَیْنِ اَمَا لَقَدْ اَخَذَ قَضِیْبُکَ مِنْ ثَغْرِہٖ مَاْخَذًا لَرُبَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْشُفُہٗ اَمَا اِنَّکَ یَا یَزِیْدُ تَجِیْئُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَابْنُ زِیَادٍ شَفِیْعُکَ وَیَجِیْئُ ھٰذَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَفِیْعُہٗ۔

پس ایک شخص صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس کا نام ابو برزہ تھا کہنے لگا تو اپنی چھڑی حسین کے لبوں پر مارتا ہے۔ تیری چھڑی حسین کے اس مقام پر لگ رہی ہے کہ میں نے بارہا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ کو چوما کرتے تھے۔ اے یزید قیامت کے روز جب بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا تیرا حامی صرف ابن زیاد ہوگا اور یہ حسین جب میدان قیامت میں آئیں گے ان کے حامی محمد مصطفیٰ

ۓ سیرۃ حلبیہ جلد ۱ صفحہ ۳ سطر ۱۸

سلم شفیعہ۔[1] صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔

ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ صحابی کے نزدیک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یزید کے حامی نہیں ہیں اسی لیے اہل سنت و جماعت میں سے کوئی بھی یزید کا حامی کار نہیں۔ کیونکہ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ پر صرف اور صرف اہل سنت ہی گامزن ہیں۔

حافظ ابن کثیر کا یزید کے متعلق عقیدہ

لَمَّا خَرَجَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ عَنْ طَاعَتِہٖ وَخَلَعُوْہُ وَوَلَّوْا عَلَیْھِمْ اِبْنَ مُطِیْعٍ وَابْنَ حَنْظَلَۃَ لَمْ یَذْکُرُوْا عَنْہُ وَھُمْ اَشَدُّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لَّہٗ اِلَّا مَا ذَکَرُوْہُ عَنْہُ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَاِتْیَانِہٖ بَعْضَ الْقَاذُوْرَاتِ لَمْ یَتَّھِمُوْہُ بِزَنْدَقَۃٍ کَمَا یَقْذِفُہٗ بَعْضُ الرَّوَافِضِ بَلْ قَدْ کَانَ فَاسِقًا۔[2]

جب اہل مدینہ یزید کی بیعت توڑ کر اطاعت سے نکل گئے اور اپنے اوپر ابن مطیع اور ابن حنظلہ حاکم مقرر کرلیا۔ حالانکہ اہل مدینہ سخت ترین دشمن تھے یزید کے پھر بھی وہ صرف یہ کہتے تھے کہ یزید شرابی ہے اور بعض بدکاریاں بھی اس سے سرزد ہوتی ہیں لیکن انہوں نے یزید کو زندیق نہیں کہا جیسے بعض رافضی کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یزید فاسق تھا۔

---

[1] تاریخ طبری جلد ۵ ص۶۵ء البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر جلد ۸ ص۱۹۲ [2] البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ ص۲۳۲ سطر ۱۶ تا ۱۸

حافظ ابن حجر عسقلانی سُنّی شافعی کا عقیدہ

آپ لکھتے ہیں:۔

يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْأُمَوِيُّ رَوٰى عَنْ أَبِيهِ وَعَنْهُ إِبْنُهُ خَالِدٌ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ۔ مَقْدُوحٌ فِي عَدَالَتِهٖ وَلَيْسَ بِأَهْلٍ أَنْ يُرْوٰى عَنْهُ۔[1]

یزید بیٹا معاویہ کا وہ بیٹے ابی سفیان کے یزید اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور یزید سے اس کا بیٹا خالد اور عبدالملک بن مروان روایت کرتے ہیں۔ یزید معیوب اللسان ہے اس قابل نہیں کہ اس سے کوئی روایت لی جائے۔

معلوم ہوا کہ یزید ائمہ جرح و تعدیل کے نزدیک ابو مخنف شیعہ سے بھی زیادہ بُرا ہے کیونکہ روایات میں ابو مخنف معتبر ہے اور یزید مردُود۔

یہ ہی حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

قَالَ يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ أَحَدُ الثِّقَاتِ ثَنَا نَوْفَلُ بْنُ أَبِي عَقْرَبَ ثِقَةٌ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

یحییٰ بن عبدالملک بن ابی عتبہ جو کہ راوی پختہ ہیں کہتے ہیں کہ مجھے کہا نوفل بن ابی عقرب نے" وہ بھی راوی پختہ ہے" کہ میں عمر بن عبدالعزیز

[1] لسان المیزان جلد ۶ صفحہ ۲۹۳

فَذَكَرَ رَجُلٌ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَزِيْدُ فَقَالَ عُمَرُ تَقُوْلُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَزِيْدُ وَاَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ عِشْرِيْنَ سَوْطًا۔[1]

کے پاس تھا کہ ایک شخص نے یزید کو امیر المومنین کہہ دیا، عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ یزید کو امیر المومنین کہتا ہے پس آپ کے حکم سے اس شخص کو بیس کوڑے مارے گئے۔

معلوم ہوا کہ یزید کو امیر المومنین کہنے والے کوڑوں کی سزا کے مستحق ہیں۔

علّامہ ذہبی کا عقیدہ

يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ مَقْدُوْحٌ فِيْ عَدَالَتِهٖ لَيْسَ بِاَهْلٍ اَنْ يُرْوٰى عَنْهُ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُرْوٰى عَنْهُ۔[2]

یزید بن معاویہ معیوب انسان ہے اس لائق نہیں کہ اس سے روایت لی جائے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اس سے روایت نہیں لینی چاہیئے۔

یزید کے شیدائیوں کو کچھ شرم چاہیئے کہ ایسے انسان کو رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جس کو ائمہ حدیث نے ذکر کے قابل ہی نہیں سمجھا۔

---

[1] تہذیب التہذیب جلد ۱۱ صٓ ۳۶۱

[2] میزان الاعتدال جلد ۴ صٓ ۴۴۰

امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری سُنّی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ کبیر جلد ۸ میں ص۳۱۳ سے ص۳۷۱ تک تقریباً ۲۲۳ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں لیکن یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ فتح قسطنطنیہ والی حدیث بھی آپ نے ہی روایت کی اگر اس حدیث شریف سے جو کچھ خارجیوں نے سمجھا ہے وہی مفہوم ہوتا تو امام بخاری خارجیوں کے مغفور و مرحوم کا ذکر نہ کرتے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید بن معاویہ قابل ذکر ہی نہیں۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور یزید

آپ فرماتے ہیں:

فَاِنْ قِیْلَ فَھَلْ یَجُوْزُ اَنْ یُّقَالَ قَاتِلُ الْحُسَیْنِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ اَوِالْاٰمِرُ بِقَتْلِہٖ۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ؟ قُلْنَا الصَّوَابُ اَنْ یُّقَالَ قَاتِلُ الْحُسَیْنِ اِنْ مَاتَ قَبْلَ التَّوْبَۃِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ لِاَنَّہٗ یَحْتَمِلُ اَنْ	اگر کوئی پوچھے کہ حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل اور آپ کے قتل کا حکم دینے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ کہنا جائز ہے، ہم کہتے ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ آپ کا قاتل اگر بغیر توبہ کے مرا ہے تو اس پر خدا

يَمُوْتَ بَعْدَ التَّوْبَةِ۔ؔ؎ | کی لعنت کیونکہ یہ ایک احتمال ہے کہ شاید اس نے توبہ کر لی ہو۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا قتل ناحق تھا ورنہ قاتل پر خدا کی لعنت جائز نہ ہوتی اور توبہ کی قید لگانا امام صاحب کے کمال تقویٰ کی دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ یزید کا نام لے کر لعنت کرنے کو جائز قرار نہیں دیتے۔

ابو شکور سالمی محمد بن عبد السعید بن شعیب کشی ؔ؎ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بَيْعَةُ الصَّحَابَةِ وَالْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَتَّفِقْ عَلٰى يَزِيْدَ مِثْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكَثِيْرٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْعَةِ لَمْ يَتَّفِقُوْا عَلَيْهِ فَلَمْ يَكُنْ إِمَامًا عَادِلًا فَصَحَّ بِهٰذَا أَنَّ الْحُسَيْنَ لَمْ يَكُنْ بَاغِيًا ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِيْ جَوَازِ اللَّعْنِ عَلٰى يَزِيْدَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوْزُ اللَّعْنُ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ كَانَ إِمَامًا

صحابہ کرام اور دیگر مسلمانوں نے یزید کی بیعت پر اتفاق نہیں کیا مثل عبد اللہ بن زبیر، محمد بن الحنفیہ، حسین بن علی اور دیگر بہت سارے اہل بیعت متفق نہیں ہوئے لہٰذا یزید امام عادل نہ تھا اور یہی سبب ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ باغی نہیں۔ اس لیے علماء نے یزید پر لعنت کرنے میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ لعنت پر یزید جائز نہیں کیونکہ وہ چند سال مسلمانوں

؎ احیاء العلوم جلد ۳ ص۱۲۳ سطر ۹۔ مطبوعہ مصر ؔ؎ یہ بزرگ ہمارے آقا و مولیٰ داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر ہیں۔

لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْ سِنِیْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ یَجُوْزُ لِاَنَّهٗ کَفَرَ بِاللّٰهِ حَیْثُ اَجَازَ قَتْلَ الْحُسَیْنِ وَرَضِیَ بِذٰلِكَ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِاَنَّ یَزِیْدَ لَمْ یَاْمُرْ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ وَاِنَّمَا اَمَرَهُمْ بِطَلَبِ الْبَیْعَةِ اَوْ بِاَخْذِهٖ وَحَمْلِهٖ اِلَیْهِ فَهُمْ قَتَلُوْهُ بِغَیْرِ اَمْرِهٖ وَمَا رَضِیَ بِذٰلِكَ وَالْاَصَحُّ اَنْ نَقُوْلَ بِاَنَّ یَزِیْدَ لَوْ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ اَوْ رَضِیَ وَاَجَازَ وَجَوَّزَ اللَّعْنَ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ فَاِنَّهٗ یَجُوْزُ اللَّعْنُ عَلَیْهِ وَاِلَّا فَلَا وَکَذٰلِكَ قَاتِلُهٗ لَا یَکْفُرُ مِنْ غَیْرِ اِسْتِحْلَالٍ[1]

کا امام رہا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ لعنت بر یزید جائز ہے کیونکہ وہ منکر خدا ہے اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا اور اس پر راضی تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ یزید نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہ دیا بلکہ طلب بیعت یا پکڑ کر اپنے پاس حاضر کرنے کو کہا تھا لیکن قوم نے آپ کو قتل کر دیا اور یزید آپ کے قتل پر راضی نہ تھا اور صحیح بات یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ اگر یزید نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا یا قتل پر راضی ہوا اور آپ کے قتل کو جائز رکھا یا اہل بیعت پر لعنت کرنا جائز سمجھا تو پس یزید پر لعنت جائز ہے اگر ایسا نہیں تو لعنت جائز نہیں اور یہ ہی حکم آپ کے قاتل کا ہے۔

علامہ تفتازانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں:

اِتَّفَقُوْا عَلٰی جَوَازِ اللَّعْنِ عَلٰی مَنْ

امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل اور

[1] تمہید ابو شکور صنا؎

قَتْلَهٗ اَوْ اَمَرَ بِهٖ اَوْ اَجَازَهٗ اَوْ رَضِیَ بِهٖ۔ وَالْحَقُّ اَنَّ رِضَا یَزِیْدَ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ وَاسْتِبْشَارَہٗ بِذَالِكَ وَاِهَانَةَ اَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَوَاتَرَ مَعْنَاهُ وَاِنْ كَانَ تَفَاصِیْلُهَا اٰحَادًا فَنَحْنُ لَا نَتَوَقَّفُ فِیْ شَانِهٖ بَلْ فِیْ اِیْمَانِهٖ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ[1]

قتل کا حکم دینے والے پر اور قتل کو جائز سمجھنے والے پر اور آپ کے قتل پر راضی ہونے والے پر لعنت بھیجنے پر سب علماء کا اتفاق ہے اور حق بات یہ ہے کہ یزید کا قتلِ حسین سے راضی ہونا اور خوشی منانا اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کرنا اگرچہ اخبار احاد سے ثابت ہے لیکن تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکا ہے پس ہم اس کو بے ایمان کہنے سے اور اس پر لعنت کرنے سے گریز نہیں کرتے اور اسی طرح اس کے مددگار اور ساتھی ہیں۔

شیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی شریف قدسی شافعی فرماتے ہیں ۔۔۔

قَدِ اخْتَلَفَ فِی اِكْفَارِ یَزِیْدَ فَقِیْلَ نَعَمْ لِمَا وَقَعَ مِنْهُ مِنَ الْاِجْتِرَاءِ عَلَی الذُّرِّیَّةِ الطَّاهِرَةِ كَالْاَمْرِ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

یزید کے کافر ہونے میں علماء کا اختلاف ہے بعض اس کے کفر کے قائل ہیں کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک پر ایسی بری جرأت کی ہے کہ سیدنا حسین

[1] شرح العقائد ص ۱۳۷۔

وَمَا جَرٰى مِمَّا يَنْبُوْ عَنْ سِمَاعِهِ الطَّبْعُ وَيَصُمُّ لِذِكْرِهِ السَّمْعُ وَقِيْلَ لَا إِذْ لَمْ يَثْبُتْ لَنَا عَنْهُ تِلْكَ الْأَسْبَابُ الْمُوْجِبَةُ لِلْكُفْرِ وَحَقِيْقَةُ الْأَمْرِ أَنَّ الطَّرِيْقَةَ الثَّابِتَةَ الْقَوِيْمَةَ فِيْ شَأْنِهِ التَّوَقُّفُ فِيْهِ وَرَجْعُ الْأَمْرِ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ ۔ [1]

رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا اور ایسے ایسے کام کئے جن کا ذکر کوئی سلیم طبع انسان سن نہیں سکتا اور بعض اُس کے کفر کے قائل نہیں کیونکہ جو اسباب موجب کفر ہیں وہ قطعی طور پر ثابت نہیں اور اچھی بات یہی ہے کہ انسان اس کے بارے میں خاموش رہے اور اس کا انجام خُدا کے سپرد کرے۔

علامہ عبد العزیز مرحوم نبراس شرح العقائد میں فرماتے ہیں:۔

بَعْضُهُمْ أَطْلَقَ اللَّعْنَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ ابْنُ الْجَوْزِيِّ الْمُحَدِّثُ وَصَنَّفَ كِتَابًا سَمَّاهُ الرَّدَّ عَلَى الْمُتَعَصِّبِ الْعَنِيْدِ الْمَانِعِ عَنْ ذَمِّ يَزِيْدَ وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمِنْهُمُ الْقَاضِيْ أَبُوْ يَعْلٰى ۔ [2]

بعض علماء نے یزید پر لعنت کو جائز رکھا ہے جو علماء یزید کو ملعون کہتے ہیں ان میں سے ایک بہت بڑے ذی شان محدث ابن جوزی بھی ہیں انہوں نے اُس کے متعلق کتاب لکھی ہے جس کا نام "الرد علی المتعصب العنید عن ذم یزید" ہے اور ان ہی

[1] المسامرہ ص ٣١٤ [2] نبراس ص ٥٥٣

علماء میں سے امام احمد حنبل بھی ہیں

اور قاضی ابو یعلی بھی۔

یاد رہے کہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ حفظ حدود شریعت میں بڑے متشدد سمجھے گئے ہیں اور امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا تو کیا کہنا امام بخاری اور دیگر اکثر محدثین آپ کے شاگرد ہیں۔ سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ جیسے آپ کے مقلد۔

علامہ علی القاری المکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

اُخْتُلِفَ فِیْ اِکْفَارِ یَزِیْدَ قِیْلَ نَعَمْ یَعْنِیْ لِمَا وَرَدَ عَنْہُ مَا یَدُلُّ عَلٰی اِکْفَارِہٖ مِنْ تَحْلِیْلِ الْخَمْرِ وَمِنْ تَفَوُّھِہٖ بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ۔ اَنِّیْ جَازَیْتُھُمْ لِمَا فَعَلُوْا بِاَشْیَاخِ قُرَیْشٍ وَصَنَادِیْدِھِمْ فِیْ بَدْرٍ یہ

یزید کے کفر میں اختلاف ہے جو کچھ اُس سے وارد ہوا ہے وہ اُس کے کفر پر دلیل ہے مثلاً خمر کو حلال قرار دینا اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد اس کا یہ کہنا کہ میں نے اہل بیت کو اس کا بدلہ دیا ہے جو کچھ میرے وڈیروں کے ساتھ میدان بدر میں کیا گیا تھا۔

اور فرماتے ہیں:۔

مَا تَفَرَّدَ بِہٖ بَعْضُ الْجَھَلَۃِ مِنْ

بعض جاہل جو یہ لکھتے ہیں کہ امام حسین

لہ شرح الفقہ الاکبر ص۳، مطبوعہ مصر

اَنَّ الْحُسَيْنَ كَانَ بَاغِيًا فَبَاطِلٌ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَلَعَلَّ هٰذَا مِنْ هَذَيَانَاتِ الْخَوَارِجِ عَنِ الْجَادَةِ۔ [1]

رضی اللہ عنہ باغی تھے سو یہ بات اہلسنت کے نزدیک بالکل باطل ہے (یعنی یہ کسی اہلِ سنت کا قول نہیں) یہ صرف خارجیوں کا ہذیان ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بعض علماء اہل سنت تو یزید کے معاملہ میں بھی توقف سے کام لیتے ہیں لیکن بعض غلو اور افراط کی وجہ سے اس کی شان و منزلت بیان کرنے بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کی بناپر امیر مقرر ہوا تھا امام حسین رضی اللہ عنہ پر ضروری تھا کہ ان کی اطاعت کرتے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ وَمِنْ هٰذَا الْاِعْتِقَادِ۔ یزید امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے امیر ہو کیسے سکتا تھا اور مسلمانوں کو اجماع اس پر کس طرح واجب آتا ہے جبکہ اس وقت کے صحابہ کرام اور صحابہ کی اولاد جو بھی موجود تھی اس کی اطاعت سے بیزاری کا اعلان کر چکے تھے۔ مدینہ منورہ سے چند لوگ اس کے پاس شام میں جبر و اکراہ سے پہنچائے گئے تھے لیکن یزید کے ناپسندیدہ اعمال کو دیکھ کر واپس مدینہ چلے آئے اور عارضی بیعت کو فسخ کر دیا اور ان لوگوں نے برملا کہا کہ وہ خدا کا دشمن ہے، شراب نوش ہے، تارک الصلوٰۃ ہے۔ زانی ہے۔ فاسق ہے۔ محارم سے صحبت کرنے سے بھی باز نہیں آتا۔ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس کی رائے ہے کہ یزید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم

[1] شرح الفقہ الاکبر ص۸۲، مطبوعہ مصر

نہیں دیا تھا اور نہ وہ شہادت حسین پر رضامند تھا۔ **حضرت حسین اور اہل بیت** رضی اللہ عنہم کی شہادت سے وہ کبھی بھی مسرور و مطمئن نہیں ہوا ہمارے نزدیک یہ رائے مردود اور باطل ہے کیونکہ یزید کی اہل بیت سے عداوت اور اہلِ بیت کی اہانت اور ذلت کے واقعات تواتر کے ساتھ اس سے سرزد ہوتے رہے ان تمام واقعات سے انکار کرنا از راہ تکلف ہے ایک طبقہ کی یہ رائے ہے کہ قتلِ حسین دراصل گناہ کبیرہ ہے کیونکہ ناحق مومن کا قتل کرنا گناہ کبیرہ میں آتا ہے کفر میں نہیں آتا مگر لعنت تو کافروں کے لیے مخصوص ہے۔ ایسی رائے کا اظہار کرنے والوں پر افسوس ہے وہ نبی علیہ السلام کے کلام سے بھی بے خبر ہیں کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی اولاد سے بغض عداوت رکھنا اور انہیں تکلیف دینا اور ان کی توہین کرنا باعث ایذا و عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس حدیث کی روشنی میں یہ حضرات یزید کے متعلق کیا فیصلہ کریں گے۔ کیا اہانت رسول اور عداوت رسول اللہ کفر و لعنت کا سبب نہیں؟ اور یہ بات جہنم کی آگ میں پہنچانے کے لیے کافی نہیں۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝ [1]	وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں وہ یقیناً دنیا اور آخرت میں لعنت کے مستحق ہیں اور خدا نے ان کے لیے دردناک

[1] سورۂ احزاب آیت نمبر ۵۷

عذاب مقرر کیا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ یزید کے خاتمہ کے متعلق کوئی علم نہیں ہوسکتا کہ ارتکاب کفر و معصیت کے بعد اس نے توبہ کرلی ہو اور آخر کار تائب ہوگیا۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ علماء سلف اور مشاہیر اُمت میں سے بعض نے جن میں امام احمد بن حنبل جیسے بزرگ شامل ہیں۔ یزید پر لعنت کی ہے۔ ابن جوزی نے جو شریعت اور حفظ سنت میں بڑے متشدد تھے اپنی کتاب میں لعنت بر یزید کو علماء سلف سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء کرام نے لعنت کرنے کی ممانعت کی ہے اور بعض توقف کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یزید مبغوض ترین انسان تھا۔ اس بدبخت نے جو کارہائے بدسرانجام دیئے ہیں، امتِ رسول میں کسی سے نہیں ہوسکے۔ شہادت حسین اور اہانت اہل بیت سے فارغ ہوکر اس بدبخت نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور اس مقدس شہر کی بے حرمتی کے بعد اہلِ مدینہ کے خون سے ہاتھ رنگے اور باقیماندہ صحابہ رسول اور تابعین اس کی تیغ ستم کی نذر ہوگئے۔ مدینہ منورہ کی تخریب کے بعد اس نے مکہ معظمہ کی تباہی کا حکم دیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرا اور انہی حالات میں وہ دُنیا سے رُخصت ہوگیا۔ اور اس کی توبہ اور رجوع مزید حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور دوسرے اہلِ ایمان کے دلوں کو یزید کی محبت اور اُلفت، اس کے مددگاروں اور معاونین کی موانست اور ان تمام لوگوں کی دوستی (جو

اہل بیت نبوی کے بدخواہ رہے ہیں اور ان کے حقوق کو پائمال کرتے آئے ہیں اور ان سے محبت اور صدق عقیدت سے محروم ہیں) سے محفوظ و مامون رکھے اور دنیا و آخرت میں اہلِ بیت کے مشرب و مسلک پر رکھے۔ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ وَآلِهِ الْاَمْجَادِ وَبِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ وَهُوَ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ؎

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر علماء کی سابقہ تحریروں کا نچوڑ ہے۔ یہ مسلک اور مشرب اہل سنّت وجماعت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل سنّت کو ہمیشہ ہمیشہ اسی مسلک پر قائم رکھے۔

اُمتِ مسلمہ میں اختلاف

اُمتِ مسلمہ میں یزید کو کافر اور لعنتی کہنے میں ضرور اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ظاہر کر دیا ہے۔ بعض اُسے کافر و لعنتی بھی کہتے ہیں اور بعض کافر یا لعنتی کہنے سے منع کرتے ہیں بعض نہ منع کرتے ہیں اور نہ کافر و لعنتی کہتے ہیں یہ تینوں مسلک اہل سنت وجماعت کے ہی ہیں۔ لیکن اس مذہب حقہ کا ایک فرد بھی آج تک ایسا نہیں گذرا جس نے یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہنا یا لکھنا یہ خارجیوں کا کام ہے جیسا کہ خارجیوں کی ایک رسوائے زمانہ جو کہ ضبط ہو چکی ہے اُس کے نام سے ظاہر ہے اس کا نام "رشید ابن رشید امیر المومنین یزید رضی اللہ عنہ" ہے۔ ان ہی خارجیوں کا ایک اور پمفلٹ نظر سے گزرا جس کو انہوں نے

؎ تکمیل الایمان اردو ص۱۶۸، ۱۶۹۔

ابنِ تیمیہ کی طرف منسوب کیا ہے جس کا نام "حسین رضی اللہ عنہ اور یزید رحمۃ اللہ علیہ" ہے پمفلٹ کے آخر میں ابنِ تیمیہ کی کتاب منہاج السنہ کا حوالہ ہے۔ ابنِ تیمیہ اگرچہ ایسا انسان نہیں جس کی بات کی طرف کان لگایا جائے پھر بھی ہم نے بہت تلاش کیا کہ ابنِ تیمیہ نے اپنی کتاب میں کہیں یزید کو رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ لیکن ہم کو نہ ملا اور نہ اس نے ایسا کیا ہے۔ خارجیوں کا یہ ابنِ تیمیہ پر بہتان ہے حالانکہ خارجی ابنِ تیمیہ کو اپنے دین و دنیا کا امام تسلیم کرتے ہیں۔ اِذَا فَاتَكَ الْحَيَاءُ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ۔ بلکہ ابنِ تیمیہ نے اپنی تحریر میں ایک سوال اٹھایا ہے جس کا جواب وہ خود بھی نہ دے سکا اور بعد والے خارجی بھی نہیں دے سکتے۔ وہ یہ ہے۔

اِنَّهٗ جَهَّزَ بِاَحْسَنِ الْجِهَازِ وَاَرْسَلَهُمْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لٰكِنَّهٗ مَعَ ذٰلِكَ مَا انْتَصَرَ لِلْحُسَيْنِ وَلَا اَمَرَ بِقَتْلِ قَاتِلِهٖ وَلَا اَخَذَ بِثَارِهٖ ۔ لہ	یزید نے حسین رضی اللہ عنہ کے پسماندگان کو خوب سروسامان دے کر ان کو مدینہ شریف بھیج دیا باوجود اس کے اس نے حسین کی کوئی حمایت نہ کی اور نہ ہی اس کے قاتل کو قتل کیا اور نہ ہی امام عالی مقام کے خون کا بدلہ لیا۔

جن کے سینوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے وہ خود فیصلہ کریں کہ ابنِ تیمیہ کی عبارت کس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی اگر یزید سیّد نا امام اعلیٰ مقام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا محرّک نہ ہوتا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ

لہ منہاج السنہ ص ۱۴۹ جلد ۲

علیہ وسلم کے اہل بیت کا خیر خواہ ہوتا تو حسین رضی اللہ عنہ کی حمایت میں آپ کے قاتل کو ضرور قتل کرتا اور سیدنا امام عالی مقام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لیتا۔ کیونکہ وہ حاکم وقت اور با اختیار تھا۔ یہ سب کچھ نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یزید کا دامن امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون سے ہرگز ہرگز پاک نہیں۔ لیکن قواعد شریعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اُسے کچھ نہیں کہتے بس اتنا ہی کافی ہے کہ علیہ ما علیہ۔ سادہ لوح ایمانداروں کو بہکانے اور ان کے دلوں میں یزید علیہ ما علیہ کی محبت پیدا کرنے کے لیے خارجیوں کا سب سے بڑا ہتھکنڈا غزوہ قسطنطنیہ والی حدیث ہے لہذا وہ حدیث اور اس کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں:۔

حدیث غزوہ قسطنطنیہ

قَالَ عُمَیْرٌ فَحَدَّثَتْنَا اُمُّ حَرَامٍ اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا فِیْھِمْ قَالَ اَنْتِ فِیْھِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ مَدِیْنَۃَ قَیْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ۔

عمیر کہتے ہیں کہ ہم کو حدیث سنائی اُم حرام نے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پہلا لشکر میری اُمت کا جو غزوہ بحر لڑے گا ان پر جنت واجب ہے۔ اُمّ حرام کہتی ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ کیا میں اُن میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا تو اُن میں سے ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت

کا پہلا لشکر جو غزوہ قسطنطنیہ لڑے
گا وہ بخشے ہوئے ہیں لہ

خارجیوں کا استدلال یوں ہے کہ قسطنطنیہ پر چڑھائی کرنے والے پورے لشکر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی بشارت دی ہے اور یزید اس لشکر کا سالار تھا لہٰذا وہ اس عموم میں داخل ہے۔ اس سے یزید کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

جواب نمبر ۱

اگر یہ حدیث فضیلت یزید کا ثبوت ہوتی، جیسا کہ خارجی کہتے رہتے ہیں تو مذہب حقہ اہل سنت و جماعت کا کوئی فرد تو یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہتا یا کم از کم یزید کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتا۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ پوری دنیا اہل سنت کے نزدیک یزید قابل نفرت انسان ہے خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث قسطنطنیہ کے ناقل ہیں انہوں نے اپنی تاریخ کبیر میں تقریباً ۱۳ یا ۱۴ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں مگر یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا جو اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید ایک ایسا ذلیل و حقیر انسان ہے جو ذکر کے قابل ہی نہیں۔

لہ بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۴۰۹

جواب نمبر۲

اصول فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

مامن عام الاوخص منہ البعض یعنی کوئی عموم ایسا نہیں جس میں سے بعض افراد مخصوص نہ ہوں معلوم ہوا کہ ہر عموم سے بعض افراد مخصوص ضرور ہوتے ہیں۔ اس ہی اصول کی بناء پر حفاظ حدیث قسطنطنیہ والی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں۔

وَیَلْزَمُ مِنْ دُخُوْلِهٖ فِیْ ذَالِكَ الْعُمُوْمِ اَنْ لَا یَخْرُجَ بِدَلِیْلٍ خَاصٍ اِذْ لَا یَخْتَلِفُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ مَشْرُوْطٌ بِاَنْ یَکُوْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْمَغْفِرَةِ حَتّٰی لَوْ ارْتَدَّ وَاحِدٌ مِمَّنْ غَزَاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ ذَالِكَ الْعُمُوْمِ اِتِّفَاقًا فَدَلَّ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ مَغْفُوْرٌ لِمَنْ وُجِدَ شَرْطُ الْمَغْفِرَةِ فِیْهِ مِنْهُمْ[1]

یزید کا اس عموم میں داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دلیل خاص سے اس عموم سے خارج نہیں ہوسکتا کیونکہ اہل علم میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مغفورلہم مشروط ہے مطلق نہیں وہ یہ کہ مغفورلہم وہ ہیں جو بخشش کے اہل ہوں اگر کوئی فرد لشکر کا مرتد ہو جائے وہ اس بشارت میں داخل نہیں اس بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے

[1] فتح الباری جز ۱۱ ص ۹۲ مطبوعہ نولکشور۔ انڈیا

پس یہ اتفاق اس بات کی دلیل ہے
کہ جیشِ قسطنطنیہ کا وہ شخص مغفور ہے
جس میں مغفرت کی شرائط مرتے
وقت تک پائی جائیں۔

محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی موجود ہے:
مَنْ قَالَ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جو انسان زبان سے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ دے وہ جنتی ہے۔

کیا اس فرمان کو عام رکھا جاسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ورنہ تو مرزا قادیانی کی اُمت کا فرکیوں؟ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کے تو وہ سب قائل ہیں۔ خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری اُمت کے تہتّر فرقے ہوں گے۔ سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنمی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میری اُمت کے تہتّر فرقے ہوں گے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سارے کے سارے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والے ہی ہوں گے لیکن پھر بہتّر فرقے جہنمی ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے والے کا جنتی ہونا بھی مشروط ہے۔ اپنی توفیق کے مطابق جو ہمیں میسر ہوا وہ ہدیۂ ناظرین کر دیا گیا ہے۔ سمجھنے والے کے لیے یہ مختصر انشاء اللہ کافی اور وافی ثابت ہوگا اور اہلِ عناد کے لیے

دفتروں تحریر بے کار اور بے سُود۔

اعلان

ہم موجودہ دور کے خارجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے وقوع میں آنے کے بعد سے آج تک اگر اہل سنّت کی پوری دنیا میں سے کسی مسلم شخصیت کا یزید کو رحمۃ اللہ علیہ یا رضی اللہ عنہ لکھا ثابت کر دیں تو ایک حوالے پر مبلغ ایک صد روپیہ بطور انعام ہم سے حاصل کریں۔

ضروری گذارش

قارئین کرام! آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ دورِ حاضر میں صحیح اور عام فہم دینی لٹریچر کی فراہمی کس قدر ضروری ہے جبکہ اعتقادی و عملی بُرائیاں نت نئے رُوپ اور پُرکشش انداز میں بڑھتی جارہی ہیں۔ ان حالات میں دیگر مذہبی و اصلاحی پروگراموں کی طرح اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے صحت مند لٹریچر کی اشاعت ازحد ضروری ہے۔ ہر درد مند مسلمان اس دینی ضرورت کا احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے عطا کردہ دین کے ہمہ گیر غلبہ کا احساس رکھنے والے مسلمانوں سے پُرزور اپیل ہے کہ خُدارا اپنے اس دینی احساس کو بے جا دُنیا طلبی کی رو میں ضائع مت کیجئے اور اسلامک لٹریچر کی اشاعت میں ادارہ کے ساتھ جان و مال سے تعاون فرمایئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ بجاہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آپ کے جانی و مالی تعاون کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور عالمِ اسلام کے مسلمانوں کے ایمان وعمل اور عزت وآبرو کی حفاظت فرمائے اور دین و دُنیا کے راستوں پر آنے والے جملہ آلام و مصائب کو صبر واستقامت کے ساتھ برداشت کرنے کی ہمت وتوفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دیوبندی اور اسلامی عقائد کا موازنہ

دیوبندیوں کے جن خلاف اسلامی عقائد پر عرب وعجم کے علماء نے دیوبندیوں کو کافر کہا۔ ہم مسلمانوں کی واقفیت کیلئے ان عقائد کی ایک مختصر فہرست پیش کرتے ہیں اور ہر ایک کے مقابل اسلامی عقیدہ بھی پیش کرتے ہیں اور ہم نے اس فہرست میں ان کا جو عقیدہ بیان کیا ہے وہ ان کی کتابوں میں موجود ہے۔

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۱) خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (مسئلہ امکان کذب) براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی، جہد المقل مصنفہ محمود حسن صاحب	جھوٹ بولنا عیب ہے جیسے کہ چوری یا زنا کرنا وغیرہ اور رب تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ نیز خدا کی صفات واجب ہیں نہ کہ ممکن لہٰذا خدا کیلئے سکنا کہنا بے دینی ہے۔
(۲) اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ جب چاہے غیب دریافت کرے۔ کسی ولی، نبی، جن، فرشتے، بھوت کو اللہ نے یہ طاقت نہیں بخشی۔ (تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی)	خدائے پاک ہر وقت عالم الغیب ہے۔ اس کا علم اس کی صفت ہے اور واجب ہے۔ جب چاہے تب معلوم کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ نہ چاہے تو جاہل رہے۔ یہ کفر ہے خدا کی صفات خدا کے اختیار میں نہیں۔ وہ واجب ہیں۔ نیز رب نے اپنے محبوبوں کو بھی علوم غیبیہ عطا کئے۔ (قرآن کریم)

دیوبندی عقائد		اسلامی عقائد
(۳) خدا تعالیٰ کو جگہ اور زمانہ اور مرکب ہونے اور ماہیت سے پاک ماننا بدعت ہے۔(ایضاح الحق مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)		خدائے قدوس جگہ اور زمانہ اور ترکیب و ماہیت سے پاک ہے ۔نہ وہ کسی جگہ میں رہتا ہے، نہ اسکی عمر ہے، نہ وہ اجزاء سے بنا ہے۔اس کو دیوبندیوں نے بھی بے خبری میں کفر لکھ دیا۔(کتب علم کلام)
(۴) خدا تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے سے خبر نہیں ہوتی ۔جب بندے اچھے یا بُرے کام کر لیتے ہیں تب اس کو معلوم ہوتا ہے۔(بلغۃ الحیران صفحہ ۵۷) زیر آیت الا علی اللہ رزقھا کل فی کتب مبین ۔(مصنفہ مولوی حسین علی صاحب بھچرانوالہ شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)		خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز کا جاننے والا ہے۔اس کا علم واجب اور قدیم ہے جو ایک آن کیلئے کسی چیز سے اس کو بے علم ماننے بے دین ہے ۔(عام کتب عقائد) دیوبندی خدا کے علم غیب کے بھی منکر ہیں تو اگر حضور علیہ السلام کے علم غیب کا انکار کریں تو کیا تعجب ہے؟
(۵) خاتم النبیین کے معنی یہ سمجھنا غلط ہے کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ اصلی نبی ہیں باقی عارضی ۔ لہٰذا اگر حضور علیہ السلام کے بعد اور بھی نبی آجائیں تو خاتمیت میں فرق نہ آئے گا۔(تحذیر الناس مصنفہ		خاتم النبیین کے یہ ہی معنی ہیں کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں ۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ ظہور یا بعد میں کسی اصلی، بروزی ، مراتی ، مذاتی کا نبی بننا محال بالذات ہے۔اسی معنی پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہ ہی معنی حدیث نے

دیوبندی عقائد		اسلامی عقائد
مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند)		بیان فرمائے جو اس معنی کا انکار کرے وہ مرتد ہے۔ (جیسے قادیانی اور دیوبندی)
(۶) اعمال میں بظاہر امتی نبی کے برابر ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند)		کوئی غیر نبی خواہ ولی ہو یا غوث یا صحابی کسی کمال علمی و عملی میں نبی کے برابر نہیں ہوسکتا بلکہ غیر صحابی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ صحابی کا کچھ جو خیرات کرنا ہمارے صدہا من سونا خیرات کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ (حدیث)
(۷) حضور علیہ السلام کا مثل ونظیر ممکن ہے۔ (یکروزی مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی مطبوعہ فاروقی صفحہ ۱۴۴)		رب تعالیٰ بے مثل خالق ہے اور اس کے محبوب بے مثل بندے، وہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہیں۔ ان اوصاف کی وجہ سے آپ کا مثل محال بالذات ہے۔ (دیکھو رسالہ امتناع النظیر مصنفہ مولانا فضل حق خیرآبادی)
(۸) حضور علیہ السلام کو بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب وتقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)		حضور علیہ السلام کو الفاظ عام سے پکارنا حرام ہے اور اگر بہ نیت حقارت ہو تو کفر ہے۔ (قرآن کریم) یارسول اللہ یا حبیب اللہ کہنا ضروری ہے۔

اسلامی عقائد	دیوبندی عقائد
نسبت خود بہ سگت کردم وبس منفعلم زانکہ نسبت بہ سگ کوئے تو شد بے ادبی است جو شخص کسی مخلوق کو حضور علیہ السلام سے زیادہ علم مانے وہ کافر ہے۔(دیکھو شفا شریف) حضور علیہ السلام تمام مخلوق الٰہی میں بڑے عالم ہیں۔	(۹) شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے۔(براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب)
حضور علیہ السلام کے کسی وصف پاک کو ادنیٰ چیزوں سے تشبیہ دینا یا ان کے برابر بتانا صریح توہین ہے اور یہ کفر ہے۔	(۱۰) حضور علیہ السلام کا علم بچوں، پاگلوں جانوروں کی طرح یا ان کے برابر ہے۔(حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب)
رب تعالیٰ نے ساری زبانیں حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم فرمائیں اور حضور علیہ السلام کا علم ان سے کہیں زیادہ ہے تو جو کہے کہ حضور علیہ السلام کو یہ زبان فلاں مدرسہ سے آئی وہ بے دین ہے۔	(۱۱) حضور علیہ السلام کو اردو بولنا مدرسہ دیوبند سے آ گیا۔(براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد صاحب)
رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا۔ پھر فرماتا ہے۔ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ۔(المنافقون:۸) نبی کو خدا کے سامنے ذلیل جانے وہ خود چمار ہے، ذلیل ہے۔	(۱۲) ہر چھوٹا بڑا مخلوق (نبی اور غیر نبی) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔(تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)

دیوبندی عقائد		اسلامی عقائد
(۱۳) نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔ (صراط مستقیم مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)		جس نماز میں حضور علیہ السلام کی عظمت کا خیال نہ ہو وہ نماز ہی نامقبول ہے۔اسی لئے التحیات میں حضور علیہ السلام کو سلام کرتے ہیں۔وہ بھی کوئی نماز ہے۔ جسمیں تصور رسول نہ ہو۔ (دیکھو بحث حاضر وناظر)
(۱۴) میں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ مجھے آپ پل صراط پر لے گئے اور کچھ آگے جا کر دیکھا کہ حضور علیہ السلام گرے جا رہے ہیں تو میں نے حضور کو گرنے سے روکا۔ (بلغۃ الحیر ان مصنفہ مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)		حضور علیہ السلام کے بعض غلام پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور پل صراط سے پھسلنے والے لوگ حضور علیہ السلام کی مدد سے سنبھل سکیں گے۔آپ دعا فرمائیں گے۔رب سلم (حدیث) جو کہے کہ میں نے حضور علیہ السلام کو صراط پر گرنے سے بچایا وہ بے ایمان ہے۔
(۱۵) مولوی اشرف علی صاحب نے بڑھاپے میں ایک کمسن شاگردنی سے نکاح کیا۔اس نکاح سے پہلے ان کے کسی مرید نے خواب میں دیکھا کہ مولوی اشرف علی کے گھر حضرت عائشہ صدیقہ آنے والی ہیں۔ جس کی تعبیر مولوی اشرف علی صاحب نے یہ کی کہ کوئی کمسن عورت		حضور علیہ السلام کی ساری بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں (قرآن کریم) خصوصاً صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ شان ہے کہ دنیا بھر کی مائیں ان کے قدم پاک پر قربان ہوں۔کوئی کمین آدمی بھی ماں کو خواب میں دیکھ کر جورو سے تعبیر نہ دے گا۔یہ حضرت صدیقہ رضی

اسلامی عقائد		دیوبندی عقائد
اللہ عنہا کی سخت توہین بلکہ اس جناب کے حق میں صریح گالی ہے۔اس سے زیادہ اور کیا بے ایمانی اور بے غیرتی ہوسکتی ہے کہ ماں کو جورو سے تعبیر دی جائے۔		میرے ہاتھ آوے گی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ کا نکاح جب حضور علیہ السلام سے ہوا تو آپ کی عمر سات سال تھی وہ ہی نسبت یہاں ہے کہ میں بڈھا ہوں اور بیوی لڑکی ہے۔(رسالہ امداد مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)

عقائد دیوبندیہ کا یہ ایک نمونہ ہے۔اگر تمام عقائد بیان کئے جائیں تو اس کیلئے ایک دفتر چاہئے۔حق یہ ہے کہ رافضیوں اور خارجیوں نے تو صحابہ کرام یا اہل بیت عظام ہی پر تبرا کیا مگر دیوبندیوں کے قلم سے نہ خدا کی ذات بچی نہ رسول علیہ السلام اور نہ صحابہ کرام کی نہ ازواج مطہرات،سب کی اہانت کی گئی۔اگر کوئی شخص کسی شریف آدمی سے کہے کہ میں نے تمہاری والدہ کو خواب میں دیکھا اور اس کو بیوی سے تعبیر کیا تو وہ اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ ہم ان کے غلامان غلام اپنی صدیقہ ماں کیلئے یہ باتیں کس طرح برداشت کریں۔صرف قلم ہاتھ میں ہے اس لئے مسلمانوں کو مطلع کردیتے ہیں تاکہ مسلمان ان سے علیحدہ رہیں یا وہ لوگ ان عقائد سے توبہ کریں۔



(۱) نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟

از قلم: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

نماز میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا بدعت ہے

از قلم: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

فرض نماز کے بعد دعا کی اہمیت

از قلم: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

دعا بعد از نماز جنازہ

از قلم: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

ہاتھ پاؤں چومنا شرک وحرام یا سنت صحابہ؟

از قلم: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

نورانیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی